

207382-دن کے وقت چاند دیکھنے پر قمری مہینہ شروع یا ختم کیا جاسکتا ہے؟

سوال

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب تک چاند نہ دیکھو روزہ مت رکھو، اور روزے اسی وقت چھوڑو جب [عید کا] چاند دیکھ لو، اگر مطلع ابراؤد ہو تو اس کیلئے اندازہ لگاؤ) تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے کا وقت مقرر نہیں فرمایا، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دیکھنے کیلئے غروب آفتاب کے بعد کا وقت ہی مناسب تھا؛ کیونکہ اس وقت اس کے علاوہ کوئی چارہ کار ہی نہیں تھا۔ لیکن آج کل جدید آلات کی مدد سے چاند کی پیدائش کے چند سیکنڈوں کے بعد ہی چاند دیکھنا ممکن ہے، کچھ ایسا ہی پیرس میں ہوا کہ 29 شعبان کو صبح کے وقت بڑی آسانی سے چاند کی تصاویر اتاری گئیں:

http://legault.perso.sfr.fr/new_moon_2013july8.html

اس کے علاوہ براعظم امریکہ میں بھی لوکل وقت کے مطابق 8:18 بجے چاند کی تصاویر لی گئیں:

<http://www.makkahcalendar.org/en/photoGallery.php>

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عصر حاضر کے فقہائے کرام رویت ہلال کیلئے مغرب کے بعد کا وقت ہی کیوں مقرر کرتے ہیں پہلے کیوں نہیں دیکھتے؟ یہ واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رویت ہلال غروب آفتاب کے ساتھ منسلک نہیں فرمایا۔

جواب کا خلاصہ

سابقہ پوری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ:

شرعی طور پر جس رویت کو معتبر قرار دیا گیا ہے اور جس کی بنا پر روزے رکھنے یا چھوڑنے کا حکم لاگو ہوتا ہے وہ صرف غروب آفتاب کے بعد والی رویت ہے، جبکہ دن کے وقت نظر آنے والے چاند پر کوئی حکم لاگو نہیں ہوتا۔

واللہ اعلم

پسندیدہ جواب

اول:

اللہ تعالیٰ نے چاند کو رات کی علامت بنایا ہے؛ چنانچہ یہ رات کے وقت ہی ظاہر اور عیاں ہوتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا لِيَتَذَكَّرُوا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَحَسَابِ كُلِّ شَيْءٍ قَدْرَهُ﴾

ترجمہ : ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنایا ہے، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم لوگ اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ سالوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ [الإسراء: 12]

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

"مطلب یہ ہے کہ ہم نے رات کے لیے علامت بنائی، یعنی : اندھیرے چھانے اور چاند کے طلوع ہونے سے رات کا علم ہوتا ہے، اسی طرح دن کی بھی علامت بنائی ہے اور وہ روشنی اور طلوع آفتاب ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند میں فرق کرنے کیلئے ان کی روشنی میں فرق کیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿يَوْمَ الَّذِي يَجْعَلُ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرُ نُورًا وَجَعَلْنَا لَآيَاتٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَالْحَسَابِ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِحُجَّتٍ﴾

ترجمہ : وہی ہے جس نے سورج کو تیز روشنی اور چاند کو نور والا بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو، اللہ نے ان چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے [یونس: 5] "انتہی

"تفسیر ابن کثیر" (5/50)

اس لیے چاند سے تعلق رکھنے والے تمام کے تمام احکامات رات کے وقت دیکھنے سے ہی ثابت ہوں گے دن کے وقت اگر چاند نظر آئے تو احکامات ثابت نہ ہوں گے۔

ابوالحسنات لکھنوی کہتے ہیں :

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ چاند رات کی نشانی ہے دن کی نہیں، اس لیے چاند اگر دن کے وقت نظر آجائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، لہذا رویت بلال حج اور روزوں وغیرہ سمیت قمری تقویم اور کیلنڈر کیلئے اسی وقت معتبر ہوگی جب چاند رات کے وقت نظر آئے، کسی اور وقت کی رویت معتبر نہیں ہوگی" انتہی

"الفلک الدوار فی رویت اللیل بالنہار" (ص: 18)

یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کے ہاں اگر چاند دن کے وقت گرہن ہوتا ہوا نظر آئے تو اس وقت نماز خوف نہیں پڑھی جائے گی؛ کیونکہ چاند رات کے وقت نہیں بلکہ دن کے وقت نظر آیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر طلوع شمس کے بعد چاند کو گرہن لگنا شروع ہو جائے تو [شافعی] مذہب میں بلا اختلاف چاند گرہن کی نماز نہیں پڑھی جائے گی" انتہی

"المجموع شرح المہذب" (5/54)

دوم :

چاروں فقہی مذاہب سمیت علمائے کرام کی عام رائے یہی ہے کہ دن کے وقت رویت بلال پر کوئی بھی حکم لاگو نہیں ہوگا، چنانچہ اگر کوئی روزے دار 30 رمضان کو دن کے وقت چاند دیکھ لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے پھوڑے مت، اسی طرح اگر غیر روزے دار نے 30 شعبان کو چاند دیکھا تو اسے اس دن کا روزہ نہیں رکھنا پڑے گا اور نہ ہی قضا دینا ہوگی؛ کیونکہ دن کے وقت چاند نظر آنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، بلکہ رویت بلال کا وقت صرف سورج غروب ہونے کے بعد ہی معتبر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (3/67) میں صحیح سند کے ساتھ ابووائل سے مروی ہے کہ :

"ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا اور ہم اس وقت خانقین میں تھے کہ چاند [مختلف علاقوں میں] بڑا چھوٹا نظر آسکتا ہے، اس لیے اگر تم دن کے وقت چاند دیکھو تو روزہ مت چھوڑنا، یہاں تک کہ دو مسلمان گزشتہ رات چاند دیکھنے کی گواہی دے دیں" انتہی

اسی طرح بیہقی میں صحیح سند کے ساتھ ہے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کچھ لوگوں نے عید کا چاند دن کے وقت دیکھا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس دن اپنا روزہ مکمل کیا اور کہنے لگے : ہم اس وقت تک عید نہیں کریں گے جب تک رات کے وقت چاند نظر نہ آئے" انتہی

سنن الکبریٰ از بیہقی (2/435)

اسی طرح فتاویٰ عالمگیری (1/197) میں ہے کہ :

"اگر چاند زوال سے پہلے یا بعد میں نظر آئے تو اسے دیکھ کر روزہ رکھا جائے گا اور نہ ہی چھوڑا جائے گا" انتہی

ابو اسحاق شیرازی کہتے ہیں کہ :

"عید اور رمضان کا چاند وہی ہے جو مغرب کے بعد دیکھیں" انتہی

المہذب : (3/33)

شمس الدین الرملی کہتے ہیں :

"اگر چاند 29 تاریخ کو دن کے وقت نظر آئے رات کو نظر نہ آئے : تو ایسا کوئی بھی فقہ نہیں ہے جو چاند کو دن کے وقت دیکھنے پر چاند نظر آنے سے متعلق احکامات لاگو کرے؛ کیونکہ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ دن کے وقت چاند دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" انتہی

فتاویٰ الرملی : (2/78)

اسی طرح "کشف القناع" (2/303) میں ہے کہ :

"دن کے وقت ہلال دیکھنے کا کوئی اثر نہیں پڑتا، چنانچہ مؤثر رویت مغرب کے بعد کی ہی ہے" انتہی

اسی طرح لکھنوی کہتے ہیں :

"چاروں فقہائے کرام نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ : صحیح بات یہی ہے کہ ہلال دن کے وقت دیکھنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، بلکہ اصل اعتبار رات کے وقت دیکھنے کا ہی ہے" انتہی

"الفلک الدوار" (ص : 19)

چنانچہ جن احادیث میں رمضان یا عید کو رویت ہلال کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے وہ دن کے وقت رویت کے بارے میں نہیں ہیں بلکہ غروب شمس کے بعد رویت ہلال سے متعلق ہے۔

صدیق حسن خان کہتے ہیں کہ :

"صاحب شریعت نے اپنے فرمان : "صوموا لرؤیتہ" [چاند دیکھ کر روزہ رکھو] میں جس رویت کا اعتبار کیا ہے وہ رات کے وقت کی رویت ہے، دن کے وقت کی نہیں ہے؛ کیونکہ دن کے وقت کی رویت معتبر ہی نہیں ہے، چاہے یہ رویت زوال کے بعد ہو یا پہلے، چنانچہ جس شخص کا موقف اس سے متضاد ہے تو وہ شرعی مقاصد سے کوسوں دور ہے" انتہی

"الروصۃ الندیہ" (2/11)

ابوالحسنات لکھنوی کہتے ہیں :

"کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہلال جس وقت بھی نظر آئے تو یہ مطلق طور پر روزہ چھوڑنے کا موجب ہوگا؛ کیونکہ حدیث میں ہے کہ: "أفطروا لرؤیتہ" [چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو] ان کے مطابق اب یہاں دن اور رات میں فرق نہیں کیا گیا، جبکہ حقیقت میں وہ لوگ احادیث کے صحیح معنی و مفہوم سے غافل ہیں کہ حدیث میں رؤیت مراد ہے جو کہ صرف رات کو ہوتی ہے دن کے وقت نہیں ہوتی "انتہی

"الفک الدوار" (ص: 9)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کسی بھی قمری مہینے کی ابتدا غروب شمس کے بعد کی رؤیت ہلال سے ہی ممکن ہے "انتہی

"مجموع فتاویٰ و رسائل عثیمین" (16/301)

سوم :

متعدد فقہائے کرام کی گفتگو میں ہے کہ جب ہلال دن کے وقت دیکھا جائے تو وہ آنے والی رات کا ہوتا ہے گزشتہ رات کا چاند نہیں ہوتا، فقہائے کرام کی اس بات کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دن کے وقت چاند نظر آنے پر رؤیت ہلال کے احکامات مرتب ہوں گے؛ کیونکہ اصل میں وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب چاند شعبان یا رمضان کی 30 تاریخ کو دن کے وقت نظر آئے تو یہ آئندہ رات کا چاند ہے؛ اس لیے کہ 30 دن پورے ہونے کی وجہ سے مہینہ مکمل ہو چکا ہے، لہذا فقہائے کرام کی یہ بات حقیقت حال بیان کرنے کیلئے ہے نہ کہ دن کے وقت چاند نظر آنے پر احکامات لاگو کرنے کیلئے، نیز دوسری طرف فقہائے کرام کی اس بات کا یہ مقصد بھی ہے کہ قاضی ابویوسف رحمہ اللہ کے موقف کا رد ہو کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ 30 تاریخ کو دن کے وقت نظر آنے والا چاند گزشتہ رات کا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر [قمری مہینے کی 30 تاریخ کے] دن کے وقت چاند نظر آجائے تو یہ آئندہ رات کا ہے چاہے چاند زوال سے پہلے نظر آئے یا بعد میں، ہمارا بلا اختلاف یہی موقف ہے، اسی کے ابو حنیفہ، مالک، اور محمد رحمہم اللہ جمیعاً قائل ہیں "انتہی

"المجموع" (6/279) اسی طرح کی گفتگو "المعنی" از: ابن قدامہ (3/173) میں بھی ہے۔

قلیوبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دن کے وقت رؤیت ہلال سے کوئی اثر نہیں پڑتا، مطلب یہ ہے کہ : دن کے وقت چاند نظر آئے تو اسے گزشتہ رات کا شمار کر کے روزہ چھوڑا نہیں جاسکتا اور آئندہ رات کا شمار کر کے رمضان کی ابتدا نہیں ہو سکتی، تاہم ایک صورت میں اسے آئندہ رات کا چاند شمار کیا جاسکتا ہے جب 30 تاریخ کو دن کے وقت دیکھا جائے، تاہم دن کے وقت چاند نظر آنے پر اس چاند کی وجہ سے احکامات میں تبدیلی نہیں آئے گی؛ کیونکہ 30 تاریخ کو ویسے ہی قمری مہینہ مکمل ہو جاتا ہے، لیکن 29 تاریخ کو اگر دن کے وقت چاند نظر آئے تو پھر ایسا ممکن نہیں ہے؛ اس لیے 29 تاریخ کو مغرب کے بعد چاند دیکھنا ضروری ہے، کچھ لوگ دن کے وقت چاند دیکھنے کو معتبر سمجھتے ہیں لیکن ان کا موقف درست نہیں ہے "انتہی

"کنز الراغبین" (2/65)

اسی طرح ابن عابدین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"[ابو حنیفہ اور محمد بن حسن رحمہما اللہ] کے ہاں اگر چاند 30 تاریخ کو دن کے وقت نظر آجائے تو اسے آئندہ رات کا شمار کرنا دن کے وقت چاند نظر آنے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ 30 تاریخ مکمل ہونے کی وجہ سے کیونکہ 30 تاریخ کو مہینہ پورا ہو جاتا ہے چاہے چاند نظریانہ آئے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ "البدائع" اور "الفتح" میں موجود صراحت کے مطابق دن کے وقت

چاند دیکھنے کے بارے میں اختلاف اس وقت ہے جب وہ رمضان یا شعبان کی 30 تاریخ کو دیکھا جائے جس میں شک ہو کہ یہ دن کس ماہ کا ہے، چنانچہ اگر جمعہ کا دن 30 تاریخ کو بنتا ہو اور جمعہ کو دن کے وقت ہلال نظر آ جائے تو ابو یوسف کے ہاں جمعہ کا دن آئندہ مہینے کا پہلا دن ہوگا، جبکہ دونوں [ابو حنیفہ و محمد] کے ہاں اس رویت کا کوئی اعتبار نہیں ہے؛ چنانچہ ان کے ہاں مہینے کی ابتدا ہفتے سے ہوگی، اور ہفتے سے نئے مہینے کی ابتدا تو ہونی ہی تھی چاہے چاند نظر آئے یا نہ آئے؛ کیونکہ قمری مہینوں میں دنوں کی تعداد 30 سے زیادہ نہیں ہوتی، لہذا دن کے وقت چاند دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب اس صورت میں اہل علم کا یہ کہنا کہ 30 تاریخ کو دیکھا جانے والا چاند آئندہ رات کا شمار ہوگا یہ اصل میں بیان حقیقت اور ان لوگوں کی صریح مخالفت ہے جو اس چاند کو گزشتہ رات کا شمار کرتے ہیں، اس پوری تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام کا یہ کہنا کہ دن کے وقت دیکھا جانے والا چاند معتبر نہیں ہے اور یہ کہنا کہ یہ چاند آئندہ رات کا ہوگا ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

اختلاف کی صورت اس وقت بنتی ہے جب چاند ایسی 30 تاریخ کو دن کے وقت دیکھا جائے جو مشکوک ہو؛ کیونکہ اگر 29 تاریخ کو دن کے وقت چاند نظر آئے تو کوئی بھی اسے گزشتہ رات کا چاند نہیں کہتا؛ کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ قمری مہینہ 28 دنوں کا ہوگا، جیسے کہ کچھ محققین نے یہ بات صراحت کے ساتھ لکھی ہے "انتہی حاشیہ ابن عابدین" (2/392)

ابن عثیمین رحمہ اللہ جاعوی رحمہ اللہ کی بات "اگر دن کے وقت چاند نظر آئے تو وہ آئندہ رات کا ہوگا" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :
"یہاں مؤلف کا مطلب اور مقصود یہ نہیں ہے کہ چاند آئندہ رات کا ہوگا بلکہ انہوں نے اسے گزشتہ رات کا چاند قرار دینے والوں کی نفی کرنا چاہی ہے؛ کیونکہ کچھ علماء یہ کہتے ہیں کہ جب ہلال دن کے وقت سورج غروب ہونے سے پہلے نظر آئے تو یہ گزشتہ رات کا چاند ہوگا، اس لیے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنا ہوگا، جبکہ کچھ علمائے کرام نے زوال سے پہلے اور بعد میں نظر آنے پر تفصیل بیان کی ہے۔

تاہم صحیح بات یہی ہے کہ دن کے وقت نظر آنے والا چاند گزشتہ رات کا نہیں ہے "انتہی الشرح الممتع" (6/307)۔